۱۱۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور عنوان لکھیں۔

نظم وضبط کسی معاشرے کے قیام کی پہلی شرط اور احسن انداز میں کام کرنے کا یہ بنیادی تقاضا ہے۔ غور کریں تو ظاہر ہوتا ہے کہ فطرت میں نظم وضبط پایا جاتا ہے۔ ایک ایٹم میں الیکٹران، سورج کے گرد سیارے، خانہ کعبہ کے گرد انسان، ذرے سے لے کر عظیم سورج تک ہر چیز ٹھیک ٹھیک اور نظم وضبط کے ساتھ جاری وساری ہے۔ اسی طرح ہم پرندوں، مچھلیوں، چوپایوں اور جنگلی جانوروں کو جب قطاروں، ریوڑوں اور غولوں کی صورت میں دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ فطرت کی جیتی جاگتی شکلوں میں بھی کتنا نظم وضبط پایا جاتا ہے۔

خود کو فطرت کا ہار جانتے ہیں
سب پرندے قطار جانتے ہیں

جواب:

تلخیص: نظم وضبط کسی معاشرے کا بنیادی تقاضا ہے فطرت میں بھی نظم وضبط پایا جاتا ہے۔ فطرت کی جیتی جاگتی شکلوں میں بھی بے انتہا نظم وضبط ہے۔

عنوان: نظم وضبط

سبق نمبر16

مردِ مسلمان

شاعر کا تعارف

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے قومی شاعر ہیں۔ آپ اخلاقی لحاظ سے بہت ملنسار انسان تھے۔ آپ کے پاس اکثر ملنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا مگر اس کے باوجود آپ اکتاتے نہیں تھے بلکہ خندہ پیشانی سے لوگوں سے ملاقات کرتے۔ آپ کی طبیعت نہایت سادہ تھی۔ پلاؤ اور کباب آپ کی مرغوب غذائیں تھیں۔ آپ یونانی طریقہ علاج پسند فرماتے تھے کیونکہ یونانی ادویات خوش ذائقہ ہوتی ہیں۔ آپ قرآن مجید کی تلاوت باآواز بلند کرتے۔ آپ دوران تلاوت اکثر رویا کرتے تھے۔ اگر کوئی خوش الحانی سے تلاوت کرتا تو آپ رو پڑتے۔ آپ کو نبی کریم ﷺ کی ذات سے بے پناہ عشق تھا۔ آپ ﷺ کے ذکر مبارک پر آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ کا شمار ایک عظیم مصلح، شاعر، مفکر، ممتاز قانون دان اور نامور سیاست دانوں میں ہوتا تھا۔ آپ کی باتیں علم وحکمت سے بھری ہوئی ہیں۔

مرکزی خیال

مردمومن کی شان یہ ہے کہ اس کا ہر لمحہ، ہر عمل، گفتگو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہو۔ اگر کسی میں یہ چار صفات (قہار، غفار، قدوس، جبروت) پائی جاتی ہیں تو وہ حقیقی مسلمان ہے۔ نیز مردمومن کو اس شبنم کی طرح ہونا چاہیے جو سرخ پھول کو بھی ٹھنڈا کر دے اور اس طوفان کی طرح ہونا چاہیے جس سے دریاؤں کے دل بھی ڈر جائیں۔

خلاصہ

مردمسلمان کا کردار گفتگو، عمل اللہ تعالیٰ کے حکم کی عکاسی کرتا ہے۔ مردمومن جن چار عناصر کا مرکب ہوتا ہے وہ قہاری، غفاری، قدوسی اور جبروت ہیں۔ مردمسلمان تو جبرئیل امین علیہ السلام کا ہمسایہ ہے۔ اس کا ٹھکانہ بہت بلند وبالا ہے۔ اسے بخارا یا بدخشاں کو اپنا مقام نہیں سمجھنا چاہیے۔ بندہ مومن کو شبنم کی طرح ٹھنڈا اور طوفان کی طرح تیز ہونا چاہیے۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردمومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ مومن کا ہر لمحہ ایک نئی شان و عزت اور مقام ہونا چاہیے اور اس کی گفتگو، کردار اللہ تعالیٰ کے احکام کے تابع ہونے چاہئیں۔ یہی مومن ہونے کی دلیل ہے اور یہی آخرت میں کامیابی کا راستہ بھی ہے۔ لہٰذا مردمومن کو اپنی صفات، اعمال اس طرح درست رکھنے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے ذریعے ہمیں بتائے ہیں۔

www.downloadclassnotes.com

شعرنمبر۲۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردِ مومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: اس شعر میں شاعر نے کہا ہے کہ مومن کے اندر یہ چار صفات ہونی چاہئیں۔ چار صفات میں قہار (غالب آنے والا)، غفاری (بخش دینے والا)، قدوسی (عیبوں سے پاک) اور جبروت (عزت والا) شامل ہیں۔ یہ چاروں اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ یہ چاروں اوصاف کردار کے جلالی اور جمالی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں۔ اگر یہ چاروں صفات مسلمان میں ہوں گی تو وہ ایک اچھا مسلمان ثابت ہو سکے گا۔

شعرنمبر۳۔

ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردِ مومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: شاعر اس شعر میں دو مقامات بخارا (ازبکستان کا صوبہ) اور بدخشان (تاجکستان کا تاریخی مقام) کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ انسان کے رہنے کی جگہ نہیں بلکہ انسان تو جبرئیل امین علیہ السلام کا ہمسایہ ہے یعنی انسان کا مرتبہ و مقام ان جگہوں سے بہت بلند و اعلیٰ ہے۔

شعرنمبر۴۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ، مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن!

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردِ مومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ بندۂ مومن کا یہ راز سب سے مخفی ہے کہ وہ دیکھنے میں تو قاری نظر آتا ہے مگر حقیقت میں قرآن ہے کیونکہ بندہ مومن کے تمام افعال و اعمال قرآن کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ جن چیزوں کو قرآن نے حلال کہا وہ ان کو حلال جانتا ہے اور جن چیزوں کو حرام کہا ان کو حرام مانتا ہے۔ اور جن چیزوں سے روکا ان سے اپنے آپ کو روکتا ہے۔ جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ان پر سختی سے عمل پیرا ہوتا ہے۔

شعرنمبر۵۔

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردِ مومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ مسلمان قدرت کے مقاصد کو جانتا ہے، یہ بہت ذہین ہے۔ اس کے ارادے اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوز نہیں کرتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سربسجود ہے۔ یہ دنیا میں ناپ تول میں کمی نہیں کرتا کیونکہ یہ جانتا ہے کہ آخرت میں میرے اعمال تولے جائیں گے۔ جو کچھ میں نے اچھا یا برا کیا ہوگا وہ میرے سامنے آجائے گا اور اس بارگاہ سے کوئی بھاگ یا چھپ نہیں سکتا۔ دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کے آگے کچھ بھی کم یا زیادہ کر کے نہیں دکھا سکے گا۔ اگر اس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی تو وہ بھی دیکھ لے گا اور اگر ذرہ برابر برائی کی ہوگی تو وہ بھی دیکھ لے گا۔ مسلمان جانتا ہے کہ حلال میں برکت اور حرام میں بے برکتی ہے۔

شعرنمبر۶۔

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردِ مومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں بندۂ مومن کی مزید صفات بتاتے ہیں کہ ایسا جگر جس سے سرخ پھول میں ٹھنڈک پیدا ہو، مسلمان کو اسی طرح کی شبنم ہونا چاہیے اور ایسا طوفان جس سے دریاؤں کے دل بھی ڈر جائیں مرد مسلمان کو بھی ایسی صفت کا حامل ہونا چاہیے کہ جہاں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے کا مسلمان کو حکم دیا گیا ہے وہاں صبر کرے اور جہاں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جان لڑا دے۔

شعر نمبر ۷۔

بنتے ہیں مری کارگہ فکر میں انجم
لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردِ مومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: آخری شعر میں شاعر نے علم نجوم کی نفی کی ہے کہ انسان کو اپنے آپ کو ستاروں کے تابع نہیں کرنا چاہیے کہ ستارے کی حرکت سے خوشحالی یا غمی آئے گی۔ میں کامیاب ہوں گا، سفر کامیاب رہے گا کہ نہیں۔ کون سا دن میرے لیے اچھا ہے۔ کون سی ساعت میرے حق میں بہتر ہے اور کون سی بری ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ یہ سب فضول باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو پھر اشرف المخلوقات کسی اور مخلوق کے تابع کیسے ہو سکتی ہے۔ کسی دوسری مخلوق کے تابع ہونا انسان کی شان کے خلاف ہے۔ ستارے انسان کے عزم و ہمت اور حوصلے کے آگے ہتھیار ڈال کے انسان کے مطابق چل سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے سب کچھ انسان کے فائدے کے لیے اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے بنایا ہے تو پھر ستارے انسان کے تابع ہیں نہ کہ انسان ان کے تابع ہے۔ یہ ستارے تو انسان کی سوچ و فکر میں بنتے ہیں۔ انسان کا نصیب ان سے بہت بلند ہے۔ ستاروں کے مطابق چلنا ایک جاہلانہ فعل ہے۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **آپ پڑھ لکھ کر کیا بننا چاہتے ہیں۔**

جواب: میں پڑھ لکھ کر استاد بننا چاہتا ہوں۔

○ **آپ کا پسندیدہ شاعر کون ہے؟**

جواب: میرا پسندیدہ شاعر علامہ اقبال ہے۔

پڑھنے کے دوران میں

○ **میزان سے کیا مُراد ہے؟**

جواب: میزان کا مطلب عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ کرنے والے۔

○ **''شبنم اور طوفان'' کے استعارے کس کے لئے استعمال ہوئے ہیں؟**

جواب: ''شبنم اور طوفان'' کے استعارے مردِ مومن کے لئے استعمال ہوئے ہیں

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لحظہ	لمحہ	بندۂ خاکی	مٹی کا بنا ہوا انسان
گفتار	گفتگو	نشیمن	گھونسلا، رہنے کی جگہ
برہان	دلیل	لالہ	سرخ پھول
جبروت	عظمت	انجم	ستارہ

مشق

پڑھیے اور لکھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) مومن کو گفتار اور کردار میں کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: مومن کو گفتار اور کردار میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے دین کے مطابق ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور نبی ﷺ کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہے۔ مومن کا ظاہر و باطن ایک ہونا چاہیے جو اس کی زبان پر ہو وہی اس کے دل میں ہو۔

(ب) نظم کے مطابق مسلمان میں کن چار عناصر کا ہونا ضروری ہے۔

جواب: نظم کے مطابق مسلمان میں قہاری، غفاری، قدوسی اور جبروت چار عناصر کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) نظم کے تیسرے شعر کی تشریح کریں۔

جواب: دیکھیں نظم کے تیسرے شعر کی تشریح۔

(د) مومن کا کون سا راز ہے جو کسی کو بھی معلوم نہیں؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ مومن دیکھنے میں تو قاری نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں قرآن ہے۔ یہ راز کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ یہ اپنا ہر قول و عمل قرآن کے بتائے ہوئے قوانین کے مطابق ادا کرتا ہے۔

(و) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نظم کے آخری شعر میں کیا نصیحت کی ہے؟

جواب: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نظم کے آخری شعر میں علم نجوم کی نفی کی ہے کہ انسان کو اپنے آپ کو ستاروں کے تابع نہیں کرنا چاہیے کہ ستارے کی حرکت سے خوشحالی یا غمی آئے گی، میں کامیاب ہوں گا، سفر کامیاب رہے گا کہ نہیں۔ کون سی ساعت میرے حق میں بہتر ہے۔ یہ سب فضول باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو پھر اشرف المخلوقات کسی اور مخلوق کے تابع کیسے ہو سکتی ہے۔ کسی دوسری مخلوق کے تابع ہونا انسان کی شان کے خلاف ہے۔ ستارے انسان کے عزم و ہمت اور حوصلے کے آگے ہتھیار ڈال کے انسان کے مطابق چل سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے سب کچھ انسان کے فائدے کے لیے اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے بنایا ہے تو پھر ستارے انسان کے تابع ہیں نہ کہ انسان ان کے تابع ہے۔ یہ ستارے تو انسان کی سوچ و فکر میں بنتے ہیں۔ انسان کا نصیب ان سے بہت بلند ہے۔ ستاروں کے مطابق چلنا ایک جاہلانہ فعل ہے۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

وجہ: اس شعر میں علامہ اقبال نے مسلمانوں کی چار صفات بیان کی ہیں۔ یہ چاروں صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں اور یہ چاروں اوصاف کسی بھی مسلمان کے کردار کے جلالی اور جمالی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں اور اوصاف کا مالک ایک اچھا اور باکردار مسلمان ہوتا ہے۔

۳۔ آپ کو اس نظم سے کون سا شعر سب سے زیادہ پسند آیا؟

جواب:

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

۴۔ درج ذیل مصرعے مکمل کریں۔

- گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان!
- قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
- ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان
- قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن!
- جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم

سنیے اور بولیے

۳۔ استاد اس نظم کی مثالی بلند خوانی کریں اور باقی طلبہ غور سے سنیں۔

جواب: عملی کام

۴۔ طلبہ اس نظم کا کوئی پسندیدہ شعر سنائیں اور وجہ بیان کریں۔

پسندیدہ شعر:

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں، بنتا ہے مسلمان

سوچیے اور لکھیے

۵۔ نظم کا خلاصہ اپنی کاپی پر لکھیں۔

جواب: مرد مسلمان کا کردار گفتگو، عمل اللہ تعالیٰ کے حکم عکاسی کرتا ہے۔ مرد مومن جن چار عناصر کا مرکب ہوتا ہے وہ قہاری، غفاری اور جبروت ہیں۔ مرد مسلمان تو جبرئیل امین علیہ السلام کا ہمسایہ ہے۔ اس کا ٹھکانہ بہت بلند و بالا ہے۔ اسے بخارا یا بدخشاں کو اپنا مقام نہیں سمجھنا چاہیے۔ بندہ مومن کو شبنم کی طرح ٹھنڈا اور طوفان کی طرح تیز ہونا چاہیے۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کریں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معنی	جملے
نشیمن	گھونسلہ رہنے کی جگہ۔	پرندے اپنے نشیمن میں رات بسر کرتے ہیں۔
عناصر	اجزاء	آگ مٹی پانی ہوا عناصر اربعہ ہیں۔
میزان	ترازو	قیامت کے دن میزان پر اعمال تولے جائیں گے۔
کارگہ	راستہ	علامہ اقبال کارگہ فکر میں ستاروں سے باتیں کرتے تھے۔
مقدر	قسمت	ہر شخص کا مقدر دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔

زبان سیکھیے

۶۔ درج ذیل الفاظ کے چار چار متلازم الفاظ بنائیں۔

جواب:

اسکول:	طلبہ	اساتذہ	کتابیں	فرنیچر	بستہ		
ہوائی جہاز	مسافر	پائلٹ	ائیرہوسٹس	آسمان	سیڑھی		
مسجد	امام	نمازی	وضو	خطیب	خادم	موذن	
پھل	جوس	کھیت	کسان	بیج	باغ		
موسم	بارش	طوفان	اولے	بادل	گردوغبار	تودے	ہوا
بیج	فصلیں	کھیت	سبزی	گھاس	جڑی بوٹی	پھل	

تبصرہ: کسی کتاب، رسالے کو پڑھ کر یا کسی پروگرام کو دیکھ اس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کرنا، اس کے بارے میں اپنی رائے دینا اور اس کی تفصیل بیان کرنا تبصرہ کہلاتا ہے۔

☆ پروگرام کا نام کیا تھا؟

☆ کس ٹی وی چینل پر وہ پروگرام دیکھا؟

☆ اس پروگرام کے اہم کردار کون کون سے تھے؟

☆ پروگرام پیش کرنے کا اصل مقصد کیا معلوم ہوتا تھا؟

☆ اس پروگرام کا آپ پر کیا اثر ہوا؟ آپ نے اس پروگرام سے کیا سیکھا؟

جواب: پروگرام کا نام غلام رسول کے مدنی پھول تھا، مدنی چینل پر پروگرام دیکھ تھا۔ اس پروگرام کے اہم کردار غلام رسول، کنیز فاطمہ اور نعمان تھے۔ پروگرام پیش کرنے کا اصل مقصد بچوں کی تربیت اور اصلاح کرنا معلوم ہوتا تھا۔

اس پروگرام کا مجھ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ میں نے اس پروگرام سے سیکھا کہ بچوں کو انگلش کارٹون دکھانے سے بہتر ہے کہ انہیں ایسے کارٹون دکھائے جائیں جن میں ان کی دینی دنیاوی تعلیم و تربیت اور اصلاح کا پہلو ہو کیونکہ بچے دیکھتے ہیں وہی سیکھتے ہیں اور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انگلش کارٹون کا تو دور دور تک حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، انہیں دیکھنا سوائے وقت کے ضیاع کے کچھ نہیں ہوتا جبکہ ''غلام رسول کے مدنی پھول'' والے کارٹون حقیقت پر مبنی ہیں۔ اس سے بچے تفریح کے ساتھ ساتھ دین و دنیا کی باتیں سیکھیں گے اور معلومات کا خزانہ ان کے ہاتھ آئے گا۔

عمل کیجیے

۱۰۔ کوئی اخباری تراشہ لے کر اس پر اظہار خیال کریں۔

جواب: انٹرمیڈیٹ کے امتحانات ہو رہے تھے۔ چند دوست نما دشمن طلباء نے گمراہ کر دیا کہ نقل کر کے پاس ہو جائیں گے۔ پہلے پرچے میں ہم نے خوب نقل کی۔ ایک غریب لڑکا بھی ہمارے ساتھ امتحان دے رہا تھا، پہلے دن اس نے بھی نقل کی دوسرے دن اس نے سپرنٹنڈنٹ سے مخاطب ہو کر کہا میں نقل کر رہا ہوں، میں نے کل بھی نقل کی تھی اور کتاب نکال کر ڈیسک پر رکھ دی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب قریب آئے اور پوچھا تم نے کل نہ بتایا وہ بولا اس لیے کل تک میں شیطان کے زیر اثر تھا لیکن آج میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا ہے۔ ہم دل

میں ندامت محسوس کرنے لگے۔ ہم سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے ہم نقل کر رہے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ نے وہ کتابیں اٹھا کر ایک طرف رکھ دیں اور بولے کہ اس لڑکے کی دیانت داری نے آپ لوگوں کو دیانت داری کا سبق دیا ہے۔

اس دن سے لے کر آج تک میں اس واقعہ کو نہیں بھول سکا اور نہ ہی بھولنا چاہتا ہوں۔ یہ واقعہ میری زندگی کا اہم واقعہ ہے جس کی وجہ سے میں دیانت داری کو اپنا شعار بنا چکا ہوں۔

سبق نمبر 17

کٹن میں دوروز

مرکزی خیال

اس سبق کا مرکزی خیال گرمیوں کی چھٹیوں میں تفریحی مقام وادی نیلم کی سیر ہے اسلام آباد سے مری ہوتے ہوئے مظفر آباد وادی نیلم ہو آزاد جموں کشمیر کی چھین وجمیل وادی ہے اور آخر میں کٹن جو سطح سمندر سے چار ہزار میٹر بلند ہے پہنچے خوبصورت اور دلکش وادی ہریالی ہی ہریالی باغات سے بھری اور رنگ برنگے پھولوں سے مزین اور آسمان پر بادل خوبصورت قدرتی مناظر سے بھرپور رات کا دلفریب سماں اور وہاں قیام۔

خلاصہ

گرمیوں کی چھٹیوں میں چچا کے ہمراہ وادی نیلم کی سیر کے لئے گئے صبح سویرے اسلام آباد سے روانہ ہوئے اور مری کی فضا وادی سے ہوتے ہوئے اور مری کی پر فضا وادی سے ہوتے ہوتے کوع لر پل پہنچے وہاں کھانے پینے کے بعد مظفر آباد روانہ ہوئے اور وہاں سے وادی نیلم کے لئے روانہ ہو گئے راستے میں تھوڑی دیر کے لئے نیلم جہلم پراجیکٹ پر رکے اور ابھی شام سے ذرا پہلے کٹن پہنچ گئے کٹن انتہائی پر فضا اور پر سکون جگہ ہے۔ جو سطح سمندر سے کم وبیش چار ہزار میٹر بلند ہے اور مظفر آباد سے 148 کلومیٹر دور ہے یہاں گنگناتی آبشادیں اور بہتی ندیاں ہیں برف بوش اور فلک بوس پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہے۔ جگہ جگہ سیب ناشپاتی اور خوبانی کے باغات ہیں ندیوں کے کنارے اُگنے والے پھول سحور کرتے ہیں کٹن میں دو روز قیام کیا قدرتی مناظر بہت حسین تھے رات کا سماں بہت دلفریب تھا رات کو چاند کا نظارہ بھی کیا اور ندی کے کنارے تمام لوگ بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے رہے تیسرے دن واپسی تھی لیکن کسی کا واپس آنے کو دل نہیں کر رہا تھا لیکن اگلے دفعہ دوبارہ آنے کے وعدہ پر واپسی کا سفر کیا جو کہ بہت پر لطف تھا جہاں قدرتی منظر اچھا لگتا گاڑی روک لی جاتی۔ تصویریں لیتے نظارہ کرتے اور چل پڑتے۔ اسلام آباد پہنچے تو بہت تھکے ہوئے تھے لیکن سب لوگ بے حد خوش تھے۔

پیراگراف کی تشریح

کٹن ایک انتہائی پر فضا اور سکون جگہ ہے۔ یہ سطح سمندر سے کم وبیش چار ہزار میٹر بلند ہے اور مظفر آباد سے شمال کی جانب ۱۴۸ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس کی گنگناتی آبشاریں اور بہتی ندیاں اپنی مثال آپ ہیں۔ پہاڑوں کی برف پوش او فلک بوس چوٹیاں اس جگہ کے حسن میں مزید اضافہ کر دیتی ہیں۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہے۔ جگہ جگہ سیب، خوبانی اور ناشپاتی کے باغات ہیں۔ ندی کنارے اُگنے والے رنگ برنگے کٹن میں دو روز قیام کے دوران مجھے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی نظم ایک آرزو بہت یاد آئی۔

حوالہ متن:

نظم کا نام: کٹن میں دو روز

تشریح: اس پیراگراف میں کٹن جو وادی نیلم میں واقع ہے کہ جس کے بارے میں تفصیل بیان کی جا رہی ہے کہ کٹن ایک بہت زیادہ سکون اور اچھی آب ہوا والی جگہ ہے یہ سمندری کی سطح سے قریباً چار ہزار میٹر اونچا ہے او مظفر آباد سے شمال کی جانب 148 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس وادی میں گاتا گاتی ہوئی آبشاریں اور بہتی ندیاں بہت مشہور ہیں پہاڑوں کی اونچی اور برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں اس وادی کی خوبصورتی اور حسن میں اور زیادہ اضافہ کرتی ہیں ندی کے کنارے اُگنے والے رنگدار پھول دیکھنے والے سیاحوں پر سحر طاری کر دیتے ہیں آسمان پر بادل ایسے چل رہے ہوتے ہیں جیسے وہ اسی مقام کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

www.downloadclassnotes.com